

## پیش لفظ

جس طرح دیے سے دیا جاتا ہے اس طرح علوم سے علوم پیدا ہوتے ہیں۔ مختلف ممالک کے علوم و فنون میں بیانی اہمیت زبان کو حاصل ہے جب مختلف زبانیں ایک دوسرے کے قریب آتی ہیں تو ترقی کی نئی راہیں کھلتی ہیں۔ زبانوں کے قریب آنے کا معاملہ ہو یا تہذیبوں کے دونوں میں ”ترجمہ“ کی اہمیت مسلم ہے۔ ترجمہ کی بدولت ہی دوسرے ملکوں کی زبان و ثقافت اور علوم و فنون سے آشنائی ممکن ہو پائی ہے۔ ترجمے کی ضرورت ہر دور میں رہی ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ ہر ملک میں اب ایک سے زائد زبانیں سیکھنے اور سکھانے کا رواج عام ہے۔

ایم۔ اے اور ایم۔ فل میں ترجمہ کا پیپر پڑھا تو ترجمہ نگاری سے جو اجنبیت تھی وہ اپنانیت میں بدل گئی۔ ایم۔ فل کے مقامے کے موضوع کے انتخاب کے سلسلے میں میری رہنمائی میری مقالہ ”نگران ڈاکٹرنیسہ رحمن“ نے کی۔ میرے لیے یہ اعزاز کی بات ہے کہ مجھے ”ڈاکٹرنیسہ رحمن“ جیسی ذہین اور قابل شخصیت کے زیر نگرانی مقالہ لکھنے کا موقع ملا۔ میرے مقامے کا عنوان ”آصف فرنجی کی ترجمہ نگاری“ ہے اس مقامے کو چار ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔

پہلا باب ”آصف فرنجی کی سوانح و تصانیف“ کے عنوان سے ہے جس میں آصف فرنجی کے حالاتِ زندگی اور تصنیفی و تالیفی خدمات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ دوسرے باب کا عنوان ”ترجمہ کافن اور اردو ترجمہ کی روایت“ ہے۔ اس باب میں ترجمے کی ضرورت و اہمیت، مسائل اور فن کو بیان کرنے کے ساتھ اردو ترجمہ کی روایت کو بھی قلم بند کیا گیا ہے۔

تیسرا باب ”آصف فرنجی کے معاصر ترجمہ نگار“ کے نام سے ہے جس میں ان کے اہم معاصر مترجمین کو

زمانی اعتبار سے بیان کیا گیا ہے جن میں شان الحق حقی، انتظار حسین، اشراق احمد، شاہد حمید، الطاف فاطمہ، اکرام اللہ، مسعود اشعر، احمد مشتاق، محمد سلیم الرحمن، نیر مسعود، انیس ناگی، محمد عمر میمن، ستار طاہر، مرزا حامد بیگ، صغیر ملال، اجمل کمال اور محمد عاصم بٹ شامل ہیں۔ اس باب میں ان مترجمین کے ترجمہ شدہ فن پاروں کا جائزہ لیا گیا ہے۔

چوتھا باب ”آصف فرنخی کی ترجمہ نگاری“ کے عنوان سے ہے۔ اس باب کو مزید چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلا حصہ ”ناول کے تراجم“ کے نام سے ہے جس میں ان ناولوں کا ذکر کیا گیا ہے جن کو آصف فرنخی نے اردو زبان میں ترجمے کے ذریعے بیان کیا ہے۔ دوسرا حصہ ”افسانوں کے تراجم“ کے عنوان سے ہے اس حصے میں آصف فرنخی کے عالمی ادب سے ترجمہ کردہ افسانوں کا ذکر ہے۔ تیسرا حصہ ”مضامین کے تراجم“ کے نام سے تحریر کیا گیا ہے اس حصے میں ان کے ان مضامین کا ذکر ہے جو انہوں نے دوسری زبانوں سے ترجمہ کر کے اردو زبان کے روپ میں پیش کیے ہیں۔ چوتھا حصہ ”متفرق تراجم“ کے عنوان سے ہے جس میں آصف فرنخی کے قلم سے ترجمہ شدہ آپ بیتی، ڈرامے، ناول، شاعری، خطبے اور اثر و یوز کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس باب میں آصف فرنخی کے تراجم میں پائی جانے والی خوبیوں اور خامیوں کو بھی اجاگر کیا گیا ہے۔

مقالات کے آخر میں محکمہ پیش کیا گیا ہے جس میں صرف مقالے کے تمام ابواب کا اجمالی جائزہ ہی نہیں بلکہ تحقیق کے دوران پیش آنے والی مشکلات اور ان کے حل کو بھی بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اپنے اس مقالے کی تکمیل پر میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی شکرگزار ہوں جنہوں نے مجھے ہمت دی اور میں تحقیق جیسے مشکل کام کو پایہ تکمیل تک پہنچا پائی۔

میں اپنے مقالے کی نگران ڈاکٹر نسیمہ رحمن کی تہہ دل سے شکرگزار ہوں جنہوں نے موضوع سے لے کر تحقیق تک کے تمام مراحل میں میری مدد کی۔ تحقیق کے دوران جہاں جہاں مجھے مسائل کا سامنا ہوا انہوں نے ہر اس قدم پر میری رہنمائی اور حوصلہ افزائی کی۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے حفظ و امان میں رکھے اور زندگی کے ہر میدان میں انہیں ترقی و کامیابی عطا فرمائے۔ آمین!